

قربانی اور اہلحدیث

احکام قربانی وعید الاضحیٰ

ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی

شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد (دہلی)

(مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔ حیدرآباد۔ اے پی)

بے شکہ کرم مطہر غزالی یادگار رازنی، مفتی سوا اور عظیم تاجدار ابستہ امام المصطفیٰ
 حضور شیخ الاسلام سلطان المشائخ رحمہ اللہ نے علامہ سید محمد عتیٰ اشرفی دہلوی مدظلہ العالی کے

نام کتاب : قربانی اور الجہدیت

تالیف : مکتب التحریر علامہ مولانا محمد عتیٰ اشرفی

صحیح و نظر ثانی : خطیب ملت مولانا سید خواجہ معزالعین اشرفی

ناشر : شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد (دکن) (مکتب انوار المصطفیٰ)

اشاعت اول : اکتوبر ۲۰۱۰ء تعداد : ۲۰۰۰ (پرار)

قیمت : 15 روپے

فہرست مضامین

صفحہ	موضوعات	صفحہ	موضوعات
۲۳	مذہب الجہدیت میں ایک	۳	نام نہاد الجہدیت (تیسرے قلمدان)
۶	اونٹوں میں (۱۰۰۰) ہزار افراد	۶	انکار قربانی اور الجہدیت
۶	اور ایک گائے (۷۰۰)	۶	ایم عرفہ کا روزہ
۸	سات سو افراد کی قربانی جائز ہے	۸	مید کے دن سحابتہ (گلے ملنا)
۲۷	قربانی کا وقت	۹	مید میں ایک خطبہ
۲۸	مذہب الجہدیت میں قربانی کے	۱۰	مذہب الجہدیت میں مید کے دن برہ کی نماز
	چار دن ہیں		ترک کرنے کا اختیار
۲۹	مذہب الجہدیت میں کافر کا خون	۱۱	مذہب الجہدیت میں قربانی واجب نہیں ہے
	کیا ہوا جانور حلال ہے	۱۲	قربانی اور ضعیف روایات
۲۹	مذہب الجہدیت میں قربانی کے	۲۲	مذہب الجہدیت میں بھیئیں کی قربانی جائز
	لئے و شہر کرنا بدعت ہے		نہیں ہے
۳۱	تاریخی مرضی ۱	۲۳	مذہب الجہدیت میں ایک بکرا سو افراد کی
			طرف سے کافی ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین والصلاة والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین
وعلی آله واصحابہ اجمعین ... اما بعد

نام نہاد اہلحدیث (غیر مقلدین) : Ahle-Hadith (Ghair Muqalladeen)

نام نہاد اہلحدیث ایک شہرت پسند اور ریاکار فرقہ ہے جو ہر قسم کی غابیوں اور عقائد کے باوجود اپنے لئے قرآن و حدیث کے علم اور ان پر عامل ہونے کا دعویدار ہے۔ مسلمانوں کی معنوں میں موجود گمراہ فرقوں میں نام نہاد اہلحدیث (غیر مقلدین) ایک نہایت ہی پُر فتنہ بدعتیہ و ہشت گرد و وحشت ناک اور بدعتی فرقہ ہے۔ یہ فرقہ اہل قرآن کی طرح فساد و تہذیب کا منکر ہے اور اتباع سنت کا مدعی۔

ہند و پاک میں ان کے بہت سے مدارس، مراکز اور مساجد (مسجد محمدی۔ اہلحدیث) قائم ہیں جن کی کثیر تعداد کو حکومت سعودی عرب مدد فراہم کرتی ہے۔

یہ لوگ خود کو اہلحدیث اور عامل بالحدیث کہہ کر نہیں پردہ اپنا مشن پورا کرنے میں مصروف ہیں۔ غیر مقلدین خود کو اہلحدیث کہہ کر مسلم عوام کے دینی جذبات کا استحصال اور قرآن و سنت کے ساتھ بھیا تک مذاق کرتے ہیں۔

یہ فرقہ اتباع حدیث کا دعویٰ دکتا ہے اور درحقیقت وہ لوگ اتباع حدیث سے کنارہ دار ہیں۔ یہ لوگ محض الفاظ حدیث کی نقل پر اکتفا کرتے ہیں اور حدیث شریف کی فہم اور اس کے معانی و مفہیم میں غور و غوص کی طرف توجہ نہیں کرتے ان لوگوں کا گمان ہے کہ محض الفاظ کا نقل کر لینا ہی کافی ہے حالانکہ یہ خیال حقیقت سے دور ہے کیونکہ حدیث سے مقصود تو حدیث کی فہم اور اس کے معانی میں غور و فکر کرنا ہے نہ کہ صرف الفاظ حدیث کی نقل پر اکتفا کرنا۔ یہ لوگ اپنی ففستوں میں جھکتے پھر رہے ہیں

نام نہاد اہلحدیث کو ان کے مزاج و عقیدہ کے خلاف کوئی حدیث شریف و کھائی دے تو ضعیف یا موضوع یا باطل قرار دیتے ہوئے احادیث کا انکار کر دیتے ہیں۔ ائمہ مجتہدینؒ محدثین اُمت اور اسلاف صالحین سے مروی معتبر و مستند ہزار ہا احادیث کو ضعیف، موضوع، من گھڑت اور باطل قرار دیتے ہیں لہذا ایسی اولین درجہ کے منکر حدیثیں حدیث ہیں۔

- یہ ایک نو پید، غیر مانوس فرقہ نشاۃ ہے۔

- یہ فرقہ تمام (۲۷) گمراہ فرقوں کا ملغوبہ ہے۔

- یہ فرقہ اپنے آپ کو اہل حدیث بتاتا ہے جب کہ تمام مسلمان اسے غیر مقلد، دہائی اور لادہ پ کہتے ہیں۔

- یہ فرقہ اپنے ماسویٰ سارے مسلمانوں کو مخالف ملت و شریعت سمجھتا ہے۔

- یہ فرقہ اتباع ملت کے دعویٰ میں مجھوتا ہے کیونکہ ملت و خلق کے بیان معمول بہ حدیثوں کو بھی بلاوجہ رد کر دیتا ہے۔

- آثار صریح اس فرقہ کے نزدیک قانون کی طاقت سے ماری بے نورا قول ہیں۔

- یہ فرقہ ایمانی مسائل کی بھی پروا نہیں کرتا۔

- یہ فرقہ سلف صالحین اور احادیث مرفوعہ و غیرہ سے ثابت قرآنی تفسیروں کے مقابلہ میں اپنی من مانی تفسیروں کو ترجیح دیتا ہے۔

- بس رقعہ یدین، قراءت خلف امام آئین ہالچہ، وغیرہ مختلف یہ حدیثوں پر عمل تک

اہل حدیث ہے آداب و سنن اور اخلاقی نبوی سے متعلق احادیث سے اسے کوئی سروکار نہیں۔

- یہ فرقہ ائمہ مجتہدین اور اولیاء اللہ کی شان میں بے ادبی و گستاخی کرتا ہے۔

- یہ فرقہ اپنے علاوہ دیگر تمام طبقات مسلمہ کو بدعتی، مشرک اور کافر سمجھتا ہے حالانکہ یہ

بذات خود بدعتی ہیں۔ یہ اپنے آپ کو اہلحدیث کہتے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کے

زمانے میں کوئی بھی اپنے کو اہلحدیث نہیں کہا کرتا تھا اس دور میں صرف اہل اسلام تھے

اب بتائیں کہ ان کی بدعت کہاں گئی؟

نام نہاد اہلحدیث غیر مقلدین کی حالت یہ ہے کہ جاہل سے جاہل غیر مقلد اپنے کو مجتہد مطلق سمجھ کر بڑے بڑے علماء صوفیاء ائمہ دین سے الجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ غیر مقلدیت شروفساد بہت دھری اور فریب کاری کی جنم داتا ہے۔ اسلام کے چشمہ صافی میں غیر مقلدیت کی کدورت و گندگی شامل کر دینے سے ذہن و گمان کا سداور بدبودار ہو جاتے ہیں۔ اس لئے یہ فساد ہی اور فتنہ پرور لوگ ذہنی مریض بن کر مسلمانوں کو بلا جھجک اور بلا حلف مشرک و بدعتی کہہ دیتے ہیں۔ جس طرح بعض لاشعور ماں باپ، دین سے غفلت اور جہالت کے سبب اپنی شریر اولاد کو ڈانٹتے ہوئے غصہ میں 'حرام زادہ'، 'نور کی نسل'، 'گھنے کا بچہ' کہہ کر اپنے آپ کو آخری گالی دے دیتے ہیں، اور 'ماٹھی ملا' (مٹی میں ملے) کہہ کر اولاد کو سب سے خطرناک بددعا کہہ دیتے ہیں، اس بات پر انہیں نہ ہی افسوس ہوتا ہے اور نہ ہی احساس ہوتا ہے، ان الفاظ کو بہت ہی جھکے اور معنوی تصور کرتے ہیں۔ اسی طرح بد مذہب و بد عقیدہ افراد مسلمانوں کو چلتے پھرتے جھکے اور معنوی الفاظ تصور کرتے ہوئے 'مشرک و بدعتی' کہہ دیتے ہیں۔ بدعت..... ضلالت و گمراہی کو کہتے ہیں اور بدعتی کا نھکا نہ جنم ہوتا ہے۔ مسلمان کو مشرک و بدعتی کہنے کا صاف مطلب یہی ہے کہ مسلمان کو بت پرست، دین کی بنیادوں کو ڈھانے والا، گمراہ اور جہنمی کہا جائے۔ یہ قان کے مریض کو ہر چیز اصغر (زرد) نظر آتی ہے اور بد عقیدہ و مقلد و غیر مقلد وہابی کو مسلمانوں کے سارے اعمال و عبادات بدعت نظر آتے ہیں۔ صحیح العقیدہ سنی مسلمانوں کا حصہ صوفیائے کرام کو یہ بدعت لوگ پچھار یوں اور پادریوں کے برابر قرار دیتے ہیں۔ اولیاء اللہ کے عزرات (درگا ہوں) کو نام نہاد اہلحدیث (غیر مقلدین) مندرمں اور گردواروں کے مثل قرار دیتے ہیں۔

احکام قربانی اور الحمد بیٹ :

نام نہاد الحمد بیٹ پیداک' بے لگام' بے ٹوک اور بے امام ہوتے ہیں اُن کی زبان کی زد سے ان کے تو درکنار بہت سے حضرات صابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی محفوظ نہیں ہیں۔ ائمہ و محدثین پر بھی انھیں اعتقاد نہیں ہوتا' اسی لئے اُن کی روایات و احادیث کو ضعیف قرار دے کر رد کر دیتے ہیں..... لیکن..... یہ کہتے ہوئے کوئی عار محسوس نہیں کرتے :

'ہو اشیخ رہے کہ احادیث کی صحیح و تضعیف میں زیادہ تر اعتقاد رئیس الحمد شین و الحفظ بخاری زبان علامہ و دران امام محمد ناصر الدین البانی کے اقوال پر کیا گیا ہے'
(قربانی کے احکام ۲ - متن رسم - مکتب الدعوة و ترویج الایات پبلیش)

غیر مقلد کہنا یہ چاہتا ہے کہ احادیث کی صحت و ضعف کا معیار ناصر البانی ہے۔ اگر ناصر البانی کسی حدیث کو صحیح قرار دے دیں تو الحمد بیٹ بھی اُس کو صحیح حدیث مان لیں گے اور اگر ناصر البانی کسی حدیث کو ضعیف، موضوع اور باطل قرار دے دیں تو الحمد بیٹ بھی اُس حدیث کو ضعیف، موضوع اور باطل قرار دیں گے۔ (تو ناصر الدین آگ) کیا یہ ناصر البانی کی تقلید نہیں ہے؟ کیا یہ ناصر البانی کو درجہ نبوت پر بندو بچانا نہیں ہے؟

یوم عرفہ کا روزہ : ذوالحجہ کی ۹/ تاریخ جسے یوم عرفہ (یوم حج) کہتے ہیں اس دن تمام تہاجر میدان عرفات میں وقوف کرتے ہیں۔ یوم عرفہ کا روزہ دو سال کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرفہ کے دن روزہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے (صغیرہ) گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ (صحیح مسلم)

ڈنیا کا کوئی بھی ملک ہو (اسرائیل، ہندوستان، امریکا) وہاں کے اعتبار سے عرفہ ۹/ ذوالحجہ کو کھاجائے گا خواہ سعودی عرب میں ۶ یا ۷ یا ۸ ذوالحجہ ہو۔
نام نہاد اجماعیت کہتے ہیں کہ عرفہ میں تاریخ کا اعتبار نہیں بلکہ دن کا لحاظ رکھا جائے!

’عرفہ کا صوم رکھنے میں تاریخ کا نہیں بلکہ دن کا اعتبار ہوگا یعنی جس دن عرفہ ہوگا اسی دن صوم رکھا جائے گا خواہ وہ کوئی بھی تاریخ ہو اس لحاظ سے برصغیر والوں کو اپنے اپنے یہاں کے کیلنڈر کے مطابق ذی الحجہ کی نو (۹) تاریخ کی بجائے عرفہ کے دن جس دن کہ حجاج گرام عرفہ میں وقوف کرتے ہیں صوم رکھنا چاہیئے جو ہمارے یہاں کی تاریخ کے حساب سے ذی الحجہ کی آٹھ تاریخ ہوتی ہے‘ (قرآنی کے احکام ۶/۲ - مختار احمد - کتاب الدعوات و ترویج الحجاب بالجمیل)

غیر مقلدین اہم فرائض اور بصیرت سے محروم ہوتے ہیں۔ مقلدین کو تفقہ فی الدین اپنے اپنے امام کے فیض سے حاصل ہوتا ہے۔ غیر مقلدین کی جغرافیائی معلومات کا دائرہ بھی بہت محدود ہوتا ہے۔ وہ اپنے کنوئیں میں بیٹھ کر ہی سوچتے ہیں۔
صوم عاشورہ ہو یا صوم عرفہ جو جس ملک میں رہ رہے ہیں وہاں کی تاریخ کا اعتبار ہوگا۔ غیر مقلدین صرف ہندوستان کی حد تک ہی سوق رہے ہیں کہ جس دن سعودی عرب میں ۹/ ذی الحجہ ہوگی اس دن ہندوستان میں ۸/ ذی الحجہ ہوگی۔ عموماً دو دن کا بھی فرق ہوتا ہے یعنی ۷/ ذی الحجہ بھی ہو سکتی ہے۔ ممکن ہو اس دن امریکہ اور اسرائیل میں (۶) ذی الحجہ ہو، لیبیا، میں کبھی ۱۰/ ذی الحجہ بھی ہوتی ہے۔ ۱۰/ ذی الحجہ (یوم النحر - عید الاضحیٰ) کو روزہ حرام ہوتا ہے۔

وقت کے اعتبار سے سعودی عرب کے مقابلے میں ہندوستان ڈھائی گھنٹے اور بنگلہ دیش تین گھنٹے آگے ہے۔ اسرائیل میں جب سورج غروب ہوتا ہے اس وقت

سعودی عرب میں سورج طلوع ہوتا ہے اور جب سعودی عرب میں سورج غروب ہوتا ہے اس وقت امریکہ میں سورج اُٹھتا ہے یعنی دنیا میں کہیں دن ہوتا ہے تو کہیں رات ہوتی ہے اور کہیں سورج اُٹھتا ہے اور کہیں وہ پیر ہوتی ہے۔ اب بتائیں کونسا ملک کس اعتبار سے عرقہ کا روزہ رکھے؟

یوم عرفہ (جس دن کہ حاج کرام عرفہ میں وقوف کرتے ہیں) ملحوظ رکھ کر اگر ہندوستانی روزہ رکھیں تو اُحسا کی گھنٹے پہلے ہی افطار ہو جائے گا، پٹنہ دیشیوں کا تین گھنٹے پہلے افطار ہو جائے گا، لندن میں آٹھ گھنٹے پہلے اور کینڈا میں دس گھنٹے پہلے افطار ہو جائے گا۔ اسٹریلیا اور امریکہ بلکہ آجی دنیا میں رات ہوگی۔ روزہ تو دن میں رکھا جاتا ہے، وقت کی مطابقت ممکن ہی نہیں ہوگی۔

میری رائے یہ ہے کہ چونکہ ۷ - ۸ - ۹ ذوالحجہ کو حاج کرام مکہ معظمہ منیٰ اور عرفات میں ہوتے ہیں اور یہ سارے ایام بہت ہی فضیلت اور بڑی شان و عظمت والے ہیں ان دنوں میں روزہ رکھنا بہت ہی زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے اس لئے ان دنوں میں روزہ رکھ لیا جائے اور راتیں اذکار و عبادات میں گذاریں۔ ان دنوں اللہ عرفہ کے روزہ کی فضیلت ضرور مل جائے گی اور اس سے محرومی کا احتمال نہیں رہے گا اور ایک سے زائد روزے رکھنا نہ ممنوع ہے اور نہ ہی وہ ضائع ہوں گے کیونکہ مشرہ ذوالحجہ کے روزوں کی بھی فضیلت ثابت ہے اور اس سے ثواب بھی مل جائے گا۔

عید کے دن معاقلہ (گھلے ملتا) : خوشیوں کے موقع پر معاقلہ (گھلے ملتا) ساری دنیا کے انسانوں کی فطرت ہے۔ سفر سے واپسی پر معاقلہ کیا جاتا ہے، فوز و کامیابی کے بعد معاقلہ کیا جاتا ہے، اعتبار مسرت کے لئے معاقلہ کیا جاتا ہے، عیدوں کے موقع پر معاقلہ کیا جاتا ہے۔

معائنہ حضور نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے۔ مکتوب کتاب الادب، باب المسائل
والمعائنہ میں لکھا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت زید ابن حارثہ رضی اللہ عنہ سے
معائنہ فرمایا۔ حدیث کی روش بتاتی ہے کہ یہ معائنہ خوشی کا تھا اور عید کا دن بھی خوشی کا
دن ہے اس لئے اہلکار خوشی میں معائنہ کرتے ہیں۔
نام لہذا الجہد بیٹ، مسلمانوں کے درمیان خلوص و محبت کو بھی پسند نہیں کرتے اس
لئے وہ معائنہ کو بھی بدعت (عداوت و گمراہی) قرار دیتے ہیں۔

” (عید کے دن ملاقات پر) معائنہ کرنے کی کوئی دلیل نہیں ہے بلکہ وہ
بدعت ہے اس سے احتراز فرمایا جائے“
(قرآنی کے احکام/ ۲۰ - عن رائد - مکتب الدعوة و ترویج الحالیات بالبحرین)

عید کے دن ملاقات پر (مسلمانوں کا خوشیوں سے آپس میں گلے ملنا) معائنہ سے اخوت
پیدا ہوتی ہے اختلافات ختم ہوتے ہیں، فخر و غرور دور ہوتا ہے نفس کشی ہوتی ہے عاجزی
و انکساری پیدا ہوتی ہے امن و شائستگی کا ماحول بنتا ہے۔ معائنہ کو بدعت (عداوت و گمراہی)
کہنے کا ساف مطلب یہی ہے کہ جو مسلمان خوشیوں سے آپس میں گلے گتے ہیں وہ سب
جہنمی ہیں! یہ سزا انھیں معائنہ کی وجہ سے دی جائے گی۔ (معاذ اللہ)

عیدین میں ایک خطبہ :

لہذا جب الجہد بیٹ میں عیدین میں ایک ہی خطبہ ہوتا ہے :

” واضح رہے کہ عیدین میں ایک ہی خطبہ ہے جو کہ ہر طرح دو خطبے نہیں ہیں۔
جو علماء دو خطبہ کے قائل ہیں ان کے پاس ہجو پر قیاس کے علاوہ کوئی صحیح
دلیل نہیں ہے۔“
(قرآنی کے احکام/ ۲۷ - عن رائد - مکتب الدعوة و ترویج الحالیات بالبحرین)

عیدین اور جمعہ کے دوسرے خطبہ میں چونکہ خلفائے راشدین 'عشرۃ مبشرہ' اور اہلبیت اطہار کا نام لیا جاتا ہے اس لئے نام نہاد اہلحدیث 'دوسرے خطبہ کو ترک کرنا چاہتے ہیں۔ نام نہاد اہلحدیث غیر مقلدین کا مذہب یہ ہے کہ خطبہ جمعہ میں التزاماً خلفاء کرام کا نام لینا یہ مت ہے۔ غیر مقلدین کو معلوم ہونا چاہئے کہ خطبہ میں خلفاء راشدین کا ذکر مبارک اہل سنت و جماعت کا شعار ہے۔ خطبہ میں خلفائے راشدین کا ذکر مبارک وہی شخص چھوڑ سکتا ہے جس کا دل مرئیش ہوا اور باطن تعبیت۔ ابن ماجہ کی روایت میں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن دو خطبے کا ذکر ہے لیکن اس روایت کے بارے میں غیر مقلدین کے امام ناصر الہائی کہتے ہیں:

”منکر سنداً ومتناً والمحفوظ ان ذالك في خطبة الجمعة“
 (یعنی یہ روایت سنداً ومتناً دونوں لحاظ سے منکر ہے محفوظ یہ ہے کہ یہ خطبہ جمعہ سے متعلق ہے)
 (قریبانی کے احکام/ ۲۷ - ج ۱ ص ۱۰۰ - کتاب الدعوات و تومیۃ الالیات بائجل)

مذہب اہلحدیث میں عید کے دن جمعہ کی نماز ترک کرنے کا اختیار :
 نماز جمعہ ہر مسلمان مائل بالغ مندرست 'مقیم پر فرض ہے اور نماز عید واجب ہے۔ اگر جمعہ کے دن عید ہو جائے تو نماز جمعہ جو کہ فرض ہے ہرگز ساتھ نہیں ہوگا۔ امام اور مقتدیوں سب کو نماز جمعہ ادا کرنا ہوگا۔ فرض کو ترک کرنا کسی کا اختیار ہی عمل نہیں ہے۔ مذہب اہلحدیث میں عید اگر جمعہ کے دن ہو تو جمعہ کی نماز ترک کرنے کی اجازت ہے :

”اگر عید جمعہ کے دن پڑ جائے تو امام کے علاوہ صلاۃ عید ادا کرنے والوں کو جمعہ اور تکبیر کی صلاۃ میں اختیار ہے“
 (قریبانی کے احکام/ ۳۰ - ج ۱ ص ۱۰۰ - کتاب الدعوات و تومیۃ الالیات بائجل)

”صلاۃ جمعہ اور صلاۃ ظہر میں اختیار صرف معتقد یوں یعنی عوام الناس کو ہے
 جہاں تک امام کی بات ہے تو اس سے جمعہ ساقط نہیں ہوگا“
 (قرآنی کے احکام/ ۳۰ - ۳۱ ص ۱۰۰ - مکتبہ المدینہ دہلی) (الایات الخلیل)

نام نہاد اہلحدیث (غیرمقلد) کہنا یہ چاہتا ہے کہ اگر عید جمعہ کے دن پڑ جائے تو
 چونکہ عید کی نماز خطبہ کے ساتھ پڑھی جائیگی ہے اس لئے اب (امام کے علاوہ) عام
 لوگوں کو اس بات کی اجازت ہے کہ وہ جمعہ کی بجائے گھر پر نماز ظہر ادا کرے
 یا جماعت نماز جمعہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے اپنے گھر پر نماز ظہر ادا کرے۔ امام
 سے جمعہ ساقط نہیں ہوگا۔۔۔۔۔ عام مسلمان ظہر ادا کر لیں تو جمعہ ساقط ہو جائے گا۔

مذہب اہلحدیث میں قربانی واجب نہیں ہے :

قربانی کی مشروعیت کی اصل کتاب وسنت اور اجماع اُمت ہے۔ ارشادِ قرآنی ہے:
 ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَأَنصِرْ﴾ اپنے رب کے لئے نماز پڑھئے اور قربانی کیجئے۔
 ﴿قُلْ إِنِّي صَلَّاتِي وَمُنَاسِكَتِي وَمَعَايِشِيَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾
 (۱۱۱ احکام ۱۶۳) آپ فرمائیے بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا معینا اور میرا
 مرنا (سب) اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو رب ہے سارے جہانوں کا۔

قربانی اللہ تبارک و تعالیٰ کی عبادت اور اُس کے تقرب کا اہم ذریعہ ہے۔
 صاحب استطاعت پر قربانی واجب ہے۔ حج قرآن اور حج تمتع کرنے والے پر بھی
 قربانی واجب ہے۔

نام نہاد اہلحدیث قربانی کو کہیں سنت قرار دیتے ہیں اور کہیں مستحب بتاتے
 ہوئے قربانی کے وجوب کا انکار کرتے ہیں :

’اکثر علماء کے نزدیک قرآنی سنت منکدہ ہے‘

(قرآنی کے احکام/ ۳۳ - صفحہ ۱۱۱ - مکتب الدعوة و ترویج الہدایات الجلیل)

’قرآنی کے وجوب و استحباب کے بارے میں علماء کے یہاں اختلاف پایا جاتا ہے اکثر فقہاء و محدثین اور علماء کرام استحباب کے قائل ہیں‘

(قرآنی کے احکام/ ۳۴ - صفحہ ۱۱۱ - مکتب الدعوة و ترویج الہدایات الجلیل)۔

نام نہاد و اہل بدعت کے یہاں ’اکثر فقہاء و محدثین اور علماء کرام‘ سے صحابہ کرامؓ، تابعین عظامؓ، سلف صالحینؓ، ائمہ مجتہدینؓ و محدثینؓ، علمائے متقدمین یا اجماع اُمتؓ، تراویحیںؓ، چنگیہ غیر مقلدینؓ ہوتے ہیں جن کے اقوال کو وہ جست تسلیم کرتے ہیں۔ ابن تیمیہؒ ابن قیمؒ ابن جوزیؒ قاضی شوکانیؒ ابن عبد الوہابؒ نجدیؒ عبد العزیز بن بازؒ عبد الحق بناریؒ نواب صدیق حسن خاں بھوپالیؒ عبد اللہ روپڑیؒ محمد بن صالح العثیمینؒ محمد بن صالح المنجدؒ نواب وحید الزماںؒ نور الحسنؒ تذمیر حسینؒ ثناء اللہ امرتسریؒ ربیع احمد مدنیؒ سلفی و شمس الحق عظیم آبادیؒ عبد الملک الکلبیؒ حید اللہ مبارکپوریؒ ابو عبد الرحمن شیعہؒ صفی الرحمن مبارکپوریؒ جو ناگدھیؒ حکیم فیض عالمؒ ناصر الدین البانیؒ یوسف القرضاویؒ عبد اللہ غازیؒ پوریؒ عبد الحلیل سامروویؒ محمد صادق سیالکوٹیؒ

’قرآنی سنت ہے و واجب نہیں ہے‘ یہی اکثر اہل علم کا قول ہے اہل بدعت و منافق

نے جھوٹا علماء کی مخالفت کرتے ہوئے قرآنی کو واجب قرار دیا ہے

(قرآنی کے احکام/ ۳۸ - صفحہ ۱۱۱ - مکتب الدعوة و ترویج الہدایات الجلیل)

حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں من ذبیح قبل ان یصلی فلیعد مکانہا
آخری ومن لم یذبح فلیذبح جو عید کی نماز پڑھنے سے پہلے ذبح کر دے وہ اس
کے بدلہ دوسری قربانی دے اور جس نے پہلے ذبح نہ کیا ہو اسے چاہئے کہ ذبح
کرے۔ (بخاری، مسلم)

اگر قربانی واجب نہ ہوتی تو دوبارہ ذبح کرنے کا حکم ہرگز نہیں دیا جاتا۔

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ چار قسم کے جانور قربانی میں جائز نہیں ہیں:
(۱) کانٹا جس کا کانپن ظاہر ہو (۲) بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو (۳) نکلڑا جس کا
نکلڑاپن ظاہر ہو (۴) بہت زیادہ بڑا پتلا جس کے گودا نہ ہو۔ (نسائی، ابوداؤد، ترمذی)

حضور ﷺ کا یہ فرمانا چار قسم کے جانور قربانی میں جائز نہیں ہیں قربانی کے
وہ جو بپردالت کرتے ہیں اس لئے کہ نقلی و تطوع کاموں میں یہ نہیں کہا جاتا ہے کہ
یہ جائز نہیں ہے۔ عیوب سے سلامتی کا خیال ان گردنوں (خاموں) کے آواز کرنے
میں رکھا جاتا ہے جو واجب ہوتے ہیں نہ باقطوع و نقلی عمل تو اس میں عیب دار اور کانٹا
و غیرہ سے بھی اللہ کا تقرب حاصل کیا جاسکتا ہے یہی مثال قربانی کی بھی ہے کہ اگر
قربانی واجب نہ ہوتی تو ہر قسم کے جانور کی قربانی جائز ہوتی۔

حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان: من کان لہ سعة ولم یضح فلا یقرین
مصلانا جو وسعت کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہمارے مصلی (عید گاہ) کے قریب
نہ آئے۔ (ابن ماجہ، مسند امام احمد، مستدرک حاکم)

اس حدیث سے بھی قربانی کا واجب ہونا ثابت ہوتا ہے۔

قربانی اور ضعیف روایات :

نام نہاد اہلحدیث چونکہ قربانی کے واجب ہونے کے منکر ہیں اور قربانی کو محض مستحب کا درجہ دیتے ہیں اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ مسلمان قربانی کو مستحب کہہ کر ترک کرتے رہیں۔ مسلمانوں کے ذہنوں سے قربانی کی اہمیت کو ختم کرنے کے لئے قربانی کی فضیلت میں بیان کی جانے والی ساری حدیثوں کو نام نہاد اہلحدیث ضعیف، موضوع، من گھڑت اور باطل قرار دیتے ہیں حالانکہ اصول حدیث کے مطابق فضاہل میں حدیث ضعیف بھی معتبر ہوگی :

”جب ذی الحجہ کا مہینہ آتا ہے تو ہر صغیر میں قربانی کی فضیلت میں بہت ساری حدیثیں بیان کی جاتی ہیں اہل قلم صفحات کے صفحات سیاہ کر دیتے ہیں اور خطباء و مقررین فضاہل کے انبار لگا دیتے ہیں جب کہ محققین اہل علم و محدثین کے نزدیک قربانی کی فضیلت میں بیان کی جانے والی کوئی بھی حدیث معیار صحت پر پوری نہیں اُترتی“

(قربانی کے احکام/ ۳۵ - متن داحمد - مکتبہ المدینہ و ترجمہ الحالیات بالتحلیل)

منکرین حدیث کی جرأت دیکھئے کہ قربانی کی فضیلت میں بیان کی جانے والی ساری احادیث کو ضعیف، ناقابلِ حجت، من گھڑت قرار دے رہے ہیں گو یا ساری احادیث کا انکار کیا جا رہا ہے۔

’قربانی کی فضیلت میں کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں ہے لوگوں نے اس کی فضیلت میں عجیب و غریب روایتیں بیان کر رکھی ہیں جو صحیح نہیں ہیں‘ انہی روایتوں میں سے یہ بھی ہے کہ ’قربانی جنت کی سواری ہے‘
(’قربانی کے احکام‘/۳۵ - مختار احمد - مکتبہ المدینہ، قومیہ الجالیات، لاہور)

نام نہاد اہلحدیث یہاں لوگوں سے تراویح مجتہدین و محدثین گرام لے رہے ہیں۔
اب کتب صحاح ستہ میں سے ترمذی شریف و ابن ماجہ شریف کی حدیث ملاحظہ فرمائیں:

’ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان قربانی کے دن کوئی ایسا عمل نہیں کرتا جو اللہ کے نزدیک خون بہانے (قربانی) سے زیادہ محبوب ہو‘ قربانی کا جانور بروز قیامت اپنی سیٹھوں، کھروں اور بالوں سے آئے گا اور خون زمین پر گرنے سے قبل ہی اللہ کے یہاں قبولیت کا درجہ حاصل کر لیتا ہے لہذا تم خوش دلی سے قربانی کرو‘ (سنن ترمذی، سنن ابن ماجہ)

ترمذی و ابن ماجہ کی اس حدیث شریف پر تبصرہ دیکھئے:

’اس حدیث کی سند ضعیف و کمزور ہے‘
’اس حدیث کو ابن جوزی نے العلل المتباہیہ میں اور ناصر الہانی نے ضعیف ترمذی و ضعیف ابن ماجہ میں ذکر کیا ہے‘ (سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ)
’یہ حدیث مصطفیٰ عبدالرزاق میں بھی ہے‘ (سند میں ایک راوی حریک ہے)
(’قربانی کے احکام‘/۳۵ - مختار احمد - مکتبہ المدینہ، قومیہ الجالیات، لاہور)

اب مسند احمد و ابن ماجہ کی یہ حدیث بھی ملاحظہ فرمائیں :

’ابو یحییٰ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: قربانی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کی سُنّت ہے، صحابہ نے پوچھا: ہمیں اس میں کیا ملے گا؟ فرمایا: ہر ہال کے بدلے ایک نیکی۔ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اون (میں) کتنا ثواب ہے؟ فرمایا: اون کے ہر ہال میں ایک نیکی۔ (مسند احمد، ابن ماجہ)

نام نہاد اہلحدیث کو یا تو اللہ تعالیٰ کی عطا اور شانِ مغفرت میں شک ہو رہا ہے یا قدرتِ الہی تسلیم کرنے میں تذبذب ہو رہا ہے یا فرمانِ رسالت ﷺ میں مبالغہ نہ کر رہا ہے یا ائمہ و محدثین میں کذب و کھائی دے رہا ہے، ملاحظہ فرمائیے:

”یہ حدیث ہمارے یہاں بڑے زور و شور سے بیان کی جاتی ہے، بڑے بڑے علماء کرام کی کتابوں اور ان کی گفتگوؤں میں یہ حدیث سننے اور پڑھنے کو ملتی ہے حالانکہ یہ موضوع حدیث ہے۔
”ناصر الہانی نے ضعیف ابن ماجہ میں ضعیف حدیث“ جب کہ سلسلہ ضعیفہ میں موضوع قرار دیا ہے۔
(قربانی کے احکام/ ۳۸ - بحار احمد - کتب الدرود و دعا الی الیات و تحفیل)

نام نہاد اہلحدیث مسند احمد و ابن ماجہ کی حدیث کو محض اس لئے ضعیف اور موضوع قرار دے رہے ہیں کیونکہ ان کے غیر مقلد امام ناصر الہانی نے اس حدیث کو ضعیف و موضوع قرار دیا ہے۔ ناصر الہانی کے کہنے پر فرمانِ نبوی ﷺ کو بھی وہ جھٹکا سکتے ہیں۔ بڑے بڑے علماء کرام سے مراد ائمہ مجتہدین و محدثین کرام ہیں، گویا ائمہ مجتہدین و محدثین کرام کی روایات بھی نام نہاد اہلحدیث کے لئے ناقابلِ حجت ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ قادر مطلق ہے وہ اپنے فضل سے بہت آسان عمل پر بھی بھاری اجر عطا فرماتا ہے کسی کو مجال اعتراض نہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دو نکلے زبان پر پکے اور تر ازہ میں بھاری رحمن کو پیارے ہیں سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم (مسلم بخاری)
سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم یہ دونوں نکلے پڑھنے میں زبان پر بہت آسان ہیں مگر کل قیامت میں ان کا وزن بہت زیادہ ہوگا کیونکہ ہمارے کام سے اللہ تعالیٰ کا نام و زنی ہے پھر خوبی یہ کہ اللہ تعالیٰ کو یہ کلمات بڑے پیارے ہیں لہذا جو ان کلمات کا ورد کرے گا وہ بھی پیارا ہوگا اور اس کی زبان بھی پیاری ہوگی۔

یہ دو نکلے رب تعالیٰ کی دونوں قسم کی حمدوں کو طے ہند الگمال جامع ہے عیوب سے پاکی کا مکمل بیان سبحان اللہ میں ہے اور صفات گالیہ سے موصوف ہونے کا کامل بیان وبحمدہ میں ہے اسی لئے یہ کلمات بہت جامع ہیں اور رب تعالیٰ کو پیارے ہیں۔
امام بخاری رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب صحیح بخاری کو ان ہی دو کلموں پر ختم فرمایا اور یہی حدیث کتاب کے ختم پر ذکر فرمائی ہے۔

نام نہاد اہلحدیث اب مستور کہ حاکم کی اس حدیث کو بھی ضعیف قرار دے رہے ہیں:

”ایہ سعید اللہری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا: چلو اپنی قربانی دیکھو جس کے خون کے پہلے قطرہ کے ساتھ ہی سابقہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ فاطمہ زہراء نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ ہم اہل بیت کے ساتھ خاص ہے یا تمام مسلمانوں کے لئے ہے؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ تمام مسلمانوں کے لئے ہے“ (مستدرک حاکم معہ ابوار)

قربانی کی فضیلت میں بیان کردہ اس حدیث شریف پر تبصرہ دیکھئے:

”یہ حدیث بھی ضعیف ہے اس کی سند میں دو ضعیف راوی ہیں“
(قربانی کے احکام/ ۳۹ - مختار احمد - مکتبہ المدینہ و ترجمہ الحالیات باحوال)

ضعیف حدیث، جھوٹی یا گڑھی ہوئی حدیث کو نہیں کہتے جیسا کہ نام نہاد اہلحدیث غیر مقلدین نے عوام کے ذہن نشین کرا دیا ہے بلکہ محدثین نے محض اعتبار طے کی بنا پر اس حدیث کا درجہ (حدیث صحیح اور حسن سے) کچھ کم رکھا ہے۔
(نہج) ضعیف حدیث وہ ہے جس کا کوئی راوی قسقی یا قسقی یا قسقی الحافظ نہ ہو، راویان کا تسلسل نہ ہو (در بیان میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہو) ”احادیث مشہورہ کے خلاف ہو یعنی جو صفات حدیث صحیح میں معتبر تھیں ان میں سے کوئی ایک صفت نہ ہو۔ ضعیف حدیث بھی فضائل میں مستحب ہے۔

اب سنن بیہقی کی یہ حدیث بھی ملاحظہ فرمائیں :

”حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے فاطمہ! تم اپنی قربانی کو دیکھو جس کے پہلے قطرہ کے ساتھ ہر گناہ کی بخشش ہو جاتی ہے قیامت کے دن اسے گوشت اور خون سمیت ستر گنا زیادہ کر کے لایا جائے گا پھر تمہارے چلڑے میں رکھ دیا جائے گا“ (سنن بیہقی)

غیر مقلدین کا تہرہ دیکھئے :

’یہ موضوع حدیث ہے۔ اس جیسی حدیث معنف عبدالرزاق میں امام
تہری رحمہ اللہ باب سے مرسلہ مروی ہے اس میں ایک راوی حد درجہ ضعیف ہے
(قرطبی کے احکام/۳۰ - متن ۱۰۸ - کتاب الدعوات و تہذیب الجالیات بالتحلیل)

جس روایت میں ایک فاسق راوی آ جائے وہ روایت ضعیف یا موضوع ہے۔
بہمیں بتائیں کہ فاسق راوی کون ہے؟ ائمہ محدثین کے اصول کے خلاف کسی بھی
حدیث کو ضعیف یا موضوع یا باطل قرار دینا ’احادیث‘ کا انکار کہلائے گا۔

ضعیف حدیث دو یا زیادہ سندوں سے روایت کی جائے اگرچہ وہ سب اسنادیں
ضعیف ہوں (چند ضعیف راہجوں سے مروی ہو جائے) تو اب وہ ضعیف نہ رہی حسن بن
علی۔ اس سے احکام و فضائل سب کچھ ثابت ہو سکتے ہیں۔

کمزور بخیر مل کر مضبوط رشتی بن جاتے ہیں تو کمزور اسنادیں متین حدیث کو قوی
کیسے نہ کریں گی۔ اب طبرانی کی حدیث ملاحظہ فرمائیں :

’حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
جو خوش دلی اور اجر کی نیت سے قرطانی کرتا ہے وہ اس کے لئے جہنم سے آڑ
بن جاتی ہے‘ (المعجم للطبرانی)

غیر مقلدین کا تہرہ دیکھئے :

’یہ موضوع روایت ہے اس حدیث کو ناصر البانی نے موضوع قرار دیا ہے
ملاحظہ ہو: سلسلہ ضعیفہ (ج/۵۳۹)
(قرطبی کے احکام/۳۰ - متن ۱۰۸ - کتاب الدعوات و تہذیب الجالیات بالتحلیل)

طہرائی اور مشن دار قطنی کی یہ حدیث بھی ملاحظہ فرمائیں:

’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک بقرعید کے دن سب سے محبوب عمل جس میں پیہر قرین کیا جاتا ہے قربانی ہے‘ (طہرائی دار قطنی)

غیر مقلدین کا تبصرہ دیکھئے :

’یہ بہت ہی ضعیف حدیث ہے اس حدیث کو ابن جوزی اپنی کتاب ’العلل المقتضیۃ میں ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ البانی نے اس حدیث کو سلسلۂ ضعیفہ میں ضعیف حد کہا ہے‘
(قربانی کے احکام/ ۲۶ - متن رحمہ - کتاب الدعوة و قومہ و الحالیات بالحنبل)

ابن جوزی اور ناصر البانی کے اقوال چونکہ غیر مقلدین کے لئے حجت ہیں اسی لئے ان پر اعتماد کرتے ہوئے ساری احادیث کو ضعیف ’موضوع‘ من گھڑت اور باطل مانا جاتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی یہ حدیث بھی ملاحظہ فرمائیں:

’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے عید الاضحیٰ کے دن فرمایا: آج کے دن لوٹے ہوئے رشتوں کے جوڑنے کے سوا قربانی سے بہتر کوئی عمل نہیں ہے‘ (طہرائی دار قطنی)

غیر مقلدین کا تبصرہ دیکھئے :

’اس کی سند میں دو ضعیف راوی ہیں۔ ناصر البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے‘ (سلسلۂ ضعیفہ)
(قربانی کے احکام/ ۳۴ - متن رحمہ - کتاب الدعوة و قومہ و الحالیات بالحنبل)

مسند و یلمی کی اس حدیث کو ملاحظہ فرمائیں :

’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم فرپہ چاقوروں کی قربانی کرو وہ پل سراط پر تمہاری سواریاں ہیں (مسند، ہی ۱) غیر مقلدین کا تضرع دیکھئے :

’اس حدیث کا بھی ہمارے یہاں بڑا شور مٹائی دیتا ہے جب کہ یہ بہت ہی ضعیف حدیث ہے۔ البانی نے ضعیف الی مع (ج ۹۲۴) میں اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے جب کہ سلسلہ متعقد میں ضعیف جدا کہا ہے‘
(قربانی کے احکام/ ۳۴ - حار رحمہ - مکتب الدعوة و التوحید والایالات الجلیل)

تقلید کو ترک قرار دینے والے ناصر البانی کی تقلید کے نش میں بدست نظر آتے ہیں۔ ساری احادیث کی صحت و ضعف کا اعتبار ناصر البانی پر موقوف ہے۔ (معاذ اللہ)

اب قربانی کی فضیلت میں بیان کرو وہ ساری حدیثوں کو ضعیف قرار دیا جا رہا ہے:

’غلامہ کلام یہ کہ قربانی کی فضیلت میں بیان کی جانے والی ساری حدیثیں ضعیف ہیں ان میں سے کوئی بھی حدیث کی صحت کے درجہ کو نہیں پہنچتی‘
(قربانی کے احکام/ ۳۴ - حار رحمہ - مکتب الدعوة و التوحید والایالات الجلیل)

محمد عبدالرحمن ہمارے کچھ بڑے شیخ مازنی عزیزؒ محمد بن کرام کے منہج و اصول پر فضائل قربانی میں بیان کی جانے والی حدیثوں کا مفصل جائزہ لینے کے بعد رقمطراز ہیں:

’قربانی کی تاکید و اہمیت و مسنونیت اپنی جگہ مسلم، مکرافسوس کہ اس کی فضیلت میں بیان کی جانے والی کوئی ایک حدیث بھی صحت کے درجہ کو نہیں پہنچتی‘ جو بھی روایات اس بارے میں وارد ہیں ان میں سے کچھ تو بہت

ضعیف ہیں کچھ منکر کچھ ہے اصل کچھ موضوع۔ اس باب کی اصح یعنی بہتر سے بہتر روایت بھی ضعیف راویوں سے خالی نہیں ہے۔
(قرآنی کے احکام/م/۳۴ - مختار احمد - کتاب الدعویۃ و ترویج الحاکمات بالاحلیل)

مذہب احمدیٹ میں بھینس کی قربانی جائز نہیں ہے:

ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش، سری لنکا، افغانستان ہر سال قربانی کے موقع پر کروڑوں کی تعداد میں بھینس کی قربانی ہوتی ہے۔ بھینس، گائے کی بھینس سے ہے اس کا دودھ بھی گائے کے دودھ کی طرح حلال ہوتا ہے۔ بھینس کو سیدہ الامام میں شمار کیا جاتا ہے لہذا اس کی قربانی جائز ہوتی ہے۔

’اونٹ‘ گائے، بھینس، بکری، بھیڑ، ترادہ، فھس، غیر فھس سب کی قربانی ہو سکتی ہے‘
(ماہنامہ ’تانون شریعت‘)

’وحشی جانور جیسے ہرن، ٹیل، گائے، بار، سنگھا وغیرہ کی قربانی نہیں ہو سکتی‘
(ماہنامہ ’تانون شریعت‘)

نام نہاد احمدیٹ (غیر مقلدین) بھینس کی قربانی کو ناجائز قرار دیتے ہیں:

’بھیڑ (ترادہ مادہ) بھیڑ میں وہ بچھڑا‘

بکرے (ترادہ مادہ)

اونٹ (ترادہ مادہ)

گائے (ترادہ مادہ)

مذکورہ آٹھ جانوروں کے علاوہ کسی دوسرے جانور کی قربانی جائز نہیں ہے‘

(قرآنی کے احکام/م/۵۹ - مختار احمد - کتاب الدعویۃ و ترویج الحاکمات بالاحلیل)

”بھینس پر صغیر کا ایسا جانور ہے جو تھار میں نہیں پایا جاتا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ اس کے بارے میں کتاب و سنت میں انصوص نہیں ملے“
(قربانی کے احکام/م/۶۲ - حق راہ - مکتب الدعوة و توحید اہل البیات بالکھیل)

”بھینس کی جنس کیا ہے؟ اس میں اختلاف کیا وجہ سے علماء کے مابین اس کی قربانی کے بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے“
(قربانی کے احکام/م/۶۲ - حق راہ - مکتب الدعوة و توحید اہل البیات بالکھیل)

”جو علماء بھینس کو اگے اور مستقل جنس کہتے ہیں وہ اس کی قربانی کے قائل نہیں ہیں“ ملاحظہ ہو: مختصر مسائل و احکام عیدین و قربانی - شیخ محمد صغیر قمر حضور ﷺ سے بھینس کی قربانی ثابت نہیں ہے“
(قربانی کے احکام/م/۶۲ - حق راہ - مکتب الدعوة و توحید اہل البیات بالکھیل)

مذہب الحمدیث میں ایک بکرا پورے خاندان

(سوا افراد) کی طرف سے کافی ہے :

برصغیر ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش..... میں مشترکہ خاندان (جوائنٹ فیملی سسٹم) کا رواج ہے جس میں ایک خاندان کے افراد کی تعداد (۱۰۰) بھی ہو سکتی ہے۔ تمام تہا دادیہ ایٹ (فیئر مقلدین) مشترکہ خاندان کو ایک گھر تصور کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ قربانی میں ایک بکری پورے گھر والوں کی طرف سے کافی ہے یعنی صدر خاندان کی حیثیت سے اگر تہہ دادا (گریٹ گرانڈ فادر) قربانی میں ایک بکری ذبح کر دیں تو خاندان کے سارے افراد کی حاجت سے قربانی ادا ہو جائے گی :

ابن قیم اپنی کتاب زاد المعاد میں لکھتے ہیں:

”ایک بکری مالک اور پورے گھر والوں کی طرف سے کافی ہوتی ہے اگرچہ گھر والوں کی تعداد زیادہ ہی کیوں نہ ہو“ (قربانی کے احکام / ۸۹ - بخاری رحمہ)

غیر مقلد محسن الحق عظیم آبادی ’عون السبوح‘ میں لکھتے ہیں:

”ج کے سوا قربانی میں ایک بکری پورے گھر والوں کی طرف سے کافی ہے اگرچہ گھر والوں کی تعداد زیادہ ہی کیوں نہ ہو“
”صحیح یہی ہے کہ ایک بکرا پورے گھر والوں کی طرف سے جائز و درست ہے“
(قربانی کے احکام / ۹۰ - بخاری رحمہ - کتب الدعاء و ترویج الحلالیات بالتحلیل)

غیر مقلد صدیق حسن خان ’بدورالابلہ‘ میں لکھتے ہیں:

”ایک ہی بکری کی قربانی بہت سے گھر والوں کی طرف سے کفایت کرتی ہے اگرچہ سوا آدمی ہی ایک مکان میں کیوں نہ ہو“ (بدورالابلہ / ۳۳)

اگر سو کی جگہ پر ایک مکان میں ہزار آدمی ہوں تو ایک بکری قربانی میں ان کی طرف سے کافی ہوگی یا نہیں؟ مکان کے سوا ہزار آدمی ایک بکری میں شریک ہو کر قربانی کرنا چاہیں تو سب کی طرف سے قربانی ادا ہو جائے گی یا نہیں؟ فقہی واضحات دونوں کے لئے صریح صحیح ہونا چاہئے۔

مذہب اہلحدیث میں ایک اونٹ میں (۱۰۰۰) ہزار افراد

اور ایک گائے میں (۷۰۰) سات سو افراد کی قربانی جائز ہے:

حضور نبی کریم ﷺ کی احادیث صحیحہ سے گائے اور اونٹ میں ایک سے زیادہ افراد کی شرکت ثابت ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حدیبیہ کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اونٹ اور گائے میں سات سات آدمیوں کی طرف سے قربانی کی۔ (صحیح مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ حج کا تلبیہ پکارتے ہوئے روانہ ہوئے تو حضور ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اونٹ اور گائے میں سات سات آدمی شریک ہو جائیں۔ (صحیح مسلم)

مذکورہ بالا احادیث سے گائے اور اونٹ میں شرکت کا ثبوت ملتا ہے۔ جمہور اہل علم (اجماع ملت) کا یہی قول ہے یعنی گائے اور اونٹ میں سات افراد کی شرکت۔

نام نہاد اہلحدیث کی عبارات، ہم آپ پر نقل کر چکے ہیں کہ مذہب اہلحدیث میں ایک ہی بکری کی قربانی بہت سے گھروالوں کی طرف سے کفایت کرتی ہے اگرچہ سوا آدمی ہی ایک مکان میں کیوں نہ ہوں۔ ایک آدمی پورے گھر کے سوا افراد کا نمائندہ ہوتا ہے۔ یہ بات ذہن نشین رکھتے ہوئے پڑھتے جائیں کہ ان کے بقول 'ایک آدمی سے سوا گھر اور خاندان کے پورے (۱۰۰) سوا افراد کا نمائندہ۔

ٹھوکانی کہتے ہیں :

’حج میں ایک اونٹ میں سات جب کہ عید الاضحیٰ میں دس آدمیوں کی شرکت جائز ہے‘
(قربانی کے احکام / ۷۷-۷۸، فقار احمد - محب الہمد و توحید الجالیات اٹھیل)

یہاں 'سات' سے مراد (۷۰۰) سات سو افراد ہوں گے اور 'دس' سے مراد (۱۰۰۰) ہزار افراد مراد ہوں گے کیونکہ ایک آدمی پورے گھر کے سو (۱۰۰) افراد کا نمائندہ ہو کر قربانی ادا کرے گا۔ گویا ایک گائے یا ایک اونٹ کی قربانی پورے محلے بلکہ گاؤں کی جانب سے ادا ہو سکتی ہے۔ دراصل یہ امت میں امتیاز اور فرقہ کی سازش ہے۔ ہر سال لاکھوں حجاج کرام مٹی میں اپنی واجب قربانی کرتے ہیں۔ اگر ایک گھر سے دس افراد حج کر رہے ہوں اور حجاج کرام کے افراد گھر سے کوئی فرد اپنے ملک میں قربانی کر لے تو کیا سب کی جانب سے قربانی ادا ہو جائے گی؟ غور کیجئے کہ غیر مقلدین کے علاوہ مستحکم خیر مسائل کی وجہ سے کتنے لوگوں کا حج متاثر ہو رہا ہے۔ (لاحول ولا قوۃ)

مجلس الحق عظیم آبادی اور محمد عہد الرحمن مبارکپوری کا ترجمان بھی اسی کی طرف ہے ملاحظہ ہو (نیل الاوطار ۵/۳۱۱، عون المعبود ۷/۳۶۱، توف الاحوذی ۵/۷۳) جب جانوروں کی قلت ہو اور قربانی کرنے والے زیادہ ہوں تو ایسی صورت میں اونٹ میں دس آدمی شریک ہو سکتے ہیں اور جب قربانی کے جانوروں کی فراوانی ہو تو ایک اونٹ میں سات آدمی شریک ہوں۔

(قربانی کے احکام / ۸۸ - معراج - کتب المدعوۃ و قومیۃ الجالیات النحیل)

نام نہاد اہلحدیث تہذیب کو شرک اور مقلدین کو شرک قرار دیتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ عامل بالحدیث ہونے کا جھوٹا دعویٰ بھی کرتے ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اعمال و اقوال کو جست نہیں مانتے لیکن عامل بالحدیث کا دعویٰ قبول کر مجلس الحق عظیم آبادی اور محمد عہد الرحمن مبارکپوری کے ترجمان کو جست تسلیم کر لیتے ہیں اور ان بد پالمن عناصر کے غیر شرعی ترجمان کی تہذیب شرعاً کر دیتے ہیں۔

قربانی کا وقت : دسویں ذوالحجہ کی صبح صادق سے بارہویں کے غروب آفتاب تک ہے یعنی تین دن اور دو راتیں لیکن دسویں سب میں افضل ہے پھر گیارہویں پھر بارہویں۔ (قانون شریعت)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ قربانی یوم النہی یعنی ۱۰/ ذوالحجہ کے بعد دو دن ہے۔ امام مالک رضی اللہ عنہ نے اس کو ردایت کیا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قربانی کے دن تین ہیں پہلا دن افضل ہے۔ (نکاح مطہر امام مالک)

پوری دنیا (خرمین شریفین) سعودی عرب، ہندوستان، پاکستان، اٹلی، یوگوشیا، عراق، مصر، یمن، سوڈان، عرب امارات، سوڈان، اردن وغیرہ تمام عالم اسلام میں صرف تین دن (۱۰، ۱۱، ۱۲) ذوالحجہ کو قربانی ہوتی ہے۔ حج کا فرض طواف جسے طواف اقامت اور طواف زیارہ کہتے ہیں اس کا وقت بھی ایام حج کے تین دن (۱۰، ۱۱، ۱۲) ذوالحجہ تک ہے۔ تاہم نہاد اہلحدیث غیر مقلدین مسلمانوں میں انتشار اور فتنہ پھیلانے کے لئے چوتھے دن یعنی ۱۳ ذوالحجہ کو قربانی کرتے ہیں اور نہ کرنے والوں کو گمراہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے بد عقیدہ اور گمراہ لوگوں سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

مسئلہ : شہر میں قربانی کی جائے تو شرط یہ ہے کہ نماز عید کے بعد ہوا اور دیہات میں چونکہ نماز عید نہیں اس لئے صبح صادق سے ہو سکتی ہے۔ (قانون شریعت)

مسئلہ : قربانی کے وقت میں قربانی ہی کرنی لازم ہے اتنی قیمت یا اتنی قیمت کا جانور صدقہ کرنے سے واجب ادا نہ ہوگا۔ (مالگیری، قانون شریعت)

مسئلہ : قربانی کے دن گزر جانے کے بعد قربانی فوت ہوگئی اب نہیں ہو سکتی مہذبہ اگر کوئی جانور قربانی کے لئے خرید رکھا ہے تو اس کو صدقہ کرے ورنہ ایک بکری کی قیمت صدقہ کرے۔ (رد المحتار، مالگیری، قانون شریعت)

حضرت عمر فاروقؓ حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے حدیث شریف مروی ہے انہوں نے فرمایا: ایام النحر ثلاثة افضلها اولها قربانی کے تین دن ہیں ان میں کا افضل پہلا دن ہے۔ (ہایہ)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے حدیث شریف روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: الاضحیٰ یومان بعد یوم الاضحیٰ عید الاضحیٰ کے بعد قربانی دو دن ہے۔ (معجم الامم ما قبل)

مسلمانوں نے ان حدیثوں کو قبول کیا اور ان پر عمل کیا۔ اس طرح سے وہ تین ہی دن قربانی کرتے چلے آئے۔ یہاں تک کہ مکہ شریف اور مدینہ شریف میں بھی تین ہی دن قربانی ہوتی ہے لیکن نام نہاد اہلحدیث کے نزدیک یہ حدیثیں غلط ساری دنیا کے مسلمانوں کا تین ہی دن قربانی جائز سمجھنا غلط۔

مذہب اہلحدیث میں قربانی کے چار دن ہیں :

نام نہاد اہلحدیث کے نزدیک قربانی کے چار دن ہیں۔ اہلحدیث چاہتے ہیں کہ دین میں آسانی اور چھوٹ دے کر سب کو اہلحدیث (غیر مقلد) بنایا جائے۔ چوتھے دن بھی گوشت کی فراوانی دیکھ کر لوگ ہمارا مذاہب قبول کر لیں گے۔ اہلحدیث دراصل سہولت اور آسانی کے نام پر دین اسلام کے عقائد، نظریات، عبادات و اعمالِ مباح کو بدل دینا چاہتے ہیں۔ نام نہاد اہلحدیث کا حدیث پر عمل فقط ایک دعویٰ ہے جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ! نام نہاد اہلحدیث دراصل اپنی خواہش نفس کے مقلد ہیں اس لئے انھیں اہل ہوا پرست، نفس پرست کہا جاتا ہے۔ جس میں نفس کو آرام ملے وہ ہی ان کا مذہب ہے۔

”قربانی کے چار دن ہیں عید الاضحیٰ اور اس کے بعد تین دنوں تک“
(قربانی کے احکام / ۹۶ - مختار احمد - مکتبہ المدینہ و قومیہ الجالیات بالکھٹل)

”قربانی کے چار دن ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو پہلے دن قربانی
میسر نہ ہو تو بعد تین ایام میں جب اللہ رب العالمین توفیق سے نوازے
قربانی کر لے گا یا اُس نے قربانی کر لی اور قربانی کا حکم ادا ہو گیا“
(قربانی کے احکام / ۹۹ - مختار احمد - مکتبہ المدینہ و قومیہ الجالیات بالکھٹل)

نام نہاد اہلحدیث چونکہ قربانی کے واجب ہونے کے منکر ہیں اور قربانی کو محض
مستحب کا درجہ دیتے ہیں اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ مسلمان قربانی کو مستحب کہہ کر ترک
کرتے رہیں۔ مسلمانوں کے ذہنوں سے قربانی کی اہمیت کو ختم کرنے کے لئے اس
طرح کی کواں کرتے رہتے ہیں۔

مذہب اہلحدیث میں کافر کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے :

”کافر کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے۔ اس کا گھانا ناجائز ہے“
(دبئی الشاہد س ۲۱۳ مؤلفہ نواب عبد قیوم حسن خاں
محدث الاولیٰ صفحہ ۲۳ مؤلفہ سید حسین خاں)

مذہب اہلحدیث میں قربانی کے لئے وضو کرنا بدعت ہے :
نام نہاد اہلحدیث چونکہ فطرہ گندے اور نجس ہوتے ہیں اسی لئے انہیں پاکی و صفائی
کے خیال سے وضو کرنا بھی بدعت (ضلالت و گمراہی) نظر آتا ہے :

’قربانی کے لئے وضو کرنا نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔ جن عبادات کے لئے آپ ﷺ نے وضو کا حکم دیا ہے ان میں سے قربانی نہیں ہے لہذا ایسا کرنا دین میں بدعت ہے‘
(قربانی کے احکام - مختار احمد - مکتب المدینہ و توسیع الحالیات پانچویں)

بھلیا قربانی کے لئے وضو شرط نہیں ہے لیکن کیا نام نہاد اہل بدعت یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے بغیر وضو قربانی اور قربانی؟ عام پرہیزگار مسلمان بھی اکثر با وضو ہوتے ہیں۔ وضو سے گناہ داخلے ہیں لیکن بد باطن نام نہاد اہل بدعت کہتے ہیں کہ وضو بدعت ہے۔ بدعت..... اضلالت و گمراہی کو کہتے ہیں اور بدعتی کا لفظ کافرانہ جہنم ہوتا ہے گویا قربانی کے لئے وضو کرنے کی سزا دے اپنے آپ کو جہنم میں جھونکتا ہے۔ (معاذ اللہ)
چانور کو ذبح کرتے وقت مسنون اور قرآنی دُعائیں پڑھی جاتی ہیں: ﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُبَيِّتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ﴾ (الانعام/۱۶۳) آپ فرمائیے بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا (سب) اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو رب ہے سارے جہانوں کا، تمہیں کوئی شریک اس کا اور مجھے یہی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

مسنون و قرآنی دُعائوں کے پڑھنے اور اللہ اکبر کہنے کے لئے وضو کرنا بہت اچھی عادت ہے پاکی تو مومن کی فطرت ہے۔ اذان اور سعی کے لئے بھی وضو شرط نہیں ہے ممکن ہے نام نہاد اہل بدعت بغیر وضو کے اذان کہتے ہیں اور مناد و مردہ کی سعی کرتے ہیں۔

تفسیر روح البیان نے سورۃ احزاب ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ دِينَالِكُمْ﴾ کی تفسیر میں فرمایا کہ سلطان محمود غزنوی کے تلام ایاز کے لڑکے کا نام محمد تھا۔ سلطان محمود غزنوی اُس کا نام ادب سے لے کر پکار رہے تھے۔ ایک بار کہا کہ اے ایاز کے لڑکے انتہی کے لئے پائی لاؤ۔ ایاز نے عرض کیا کہ حضور آج کیا قصور ہوا کہ آپ نے اُس کا نام نہ لیا فرمایا کہ میں اُس وقت بے وضو تھا اور یہ نام پاک میں بغیر وضو نہیں لیتا۔

جزار پارہ شوم و بن زلف و گلاب

بنو زتام تو گفتی کمال ہے اولی است

ہماری مرضی !

البلعہ یث آ زاد فکر اور آوارہ مزاج ہوتے ہیں وہ کہتے پھرتے ہیں :
 چاہے ہم جیت کے نیچے تک ڈال دیں رکھیں یا دھنچھ کی طرح چروہ نکالیں، ہماری مرضی۔
 چاہے ہم مہینہ میں ایک مرتبہ غسل کریں یا وضو میں دو دنوں پاؤں نہ دھوئیں، ہماری مرضی۔
 چاہے ہم بیرون کو چیر کر نماز پڑھیں یا چچ چچ کر آئینہ کھیں، ہماری مرضی۔
 چاہے ہم اکٹھا سب نمازیں مل کر پڑھ لیں یا وقت پر صرف فرض پڑھ لیں، ہماری مرضی۔
 چاہے ہم ایک رکعت وتر میں پڑھیں یا بالکل نہ پڑھیں، ہماری مرضی۔
 چاہے ہم ننگے سر اور ہتھکڑی سے نماز پڑھ لیں یا جوتے پہن کر نماز پڑھ لیں، ہماری مرضی۔
 چاہے ہم گہری نیند سے اٹھ کر بغیر وضو نماز پڑھیں یا مسلسل کھاتے ہوئے نماز پڑھیں، ہماری مرضی۔
 چاہے ہم وقت سے پہلے اذان کہہ لیں یا ابتدائی وقت سے پہلے نماز پڑھ لیں، ہماری مرضی۔
 چاہے ہم نماز کی سنتیں ترک کر دیں یا نو اقل مستحبات کا اٹکا کر دیں، ہماری مرضی۔
 چاہے ہم نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کو بدعت قرار دیں یا ذاتی ترک کر دیں، ہماری مرضی۔
 چاہے ہم دوی کو تین حلاق کہہ کر ایک شاکر کریں یا بغیر حلالہ کے ذبح کی گداہریں، ہماری مرضی۔

چاہے ہم تراویح میں دیکھ کر قرآن پڑھیں یا صرف آٹھ رکعت ہی پڑھیں، ہماری مرضی۔
 چاہے ہم جو ان مردوں اور لڑکوں کو چاندی کا زیور پہنتا جائے قراد دیں یا زیورات
 کی دکان دیں، ہماری مرضی۔

چاہے ہم ایک کبریٰ میں (۱۰۰) لوگوں کی قربانی ادا کریں یا ایک گائے میں (۷۰۰) لوگوں کی قربانی ادا کریں، ہماری مرضی۔

چاہے ہم ایک اوٹ میں (۱۰) اخرو کی قربانی ادا کریں یا (۱۰۰۰۰) اخرو کی قربانی ادا کریں۔
 ہماری مرضی۔

چاہے ہم عمری میں بہت غلت کریں یا وقت سے پہلے فجر کی اذان کہہ لیں، ہماری مرضی۔
 چاہے ہم جشن میلاد النبی کو بدعت قرار دیں یا شافعی رسول کو ٹھکر قرار دیں، ہماری مرضی۔
 چاہے ہم انبیاء و اولیاء کے وسیلہ کو شرک کہیں یا حشرات کی زیارت کو کفر کہیں، ہماری مرضی۔
 چاہے ہم حضور ﷺ کے علم طیب کا انکار کریں یا رسول کو عاصروناظر تسلیم نہ کریں، ہماری مرضی۔
 چاہے ہم فاتحہ کو چاہاٹ کہیں یا اولیاء اللہ کے عزائمات کو مندر راہ ہٹ کہیں، ہماری مرضی۔
 چاہے ہم مسلمانوں کو بدعتی اور مشرک کہتے پھر یں، یا مسلمانوں کو قرانی اور کافر کہیں، ہماری مرضی۔
 چاہے ہم احادیث مبارکہ کو مدعیف قرار دیں یا عبادات کو بدعت قرار دیں، ہماری مرضی۔
 چاہے روئے دینی ﷺ کی زیارت کو ساری امت واجب اور باسعید خجاست قرار دے یا
 اپنی زندگی کی حسرت و تنہا قرار دے۔۔۔۔۔ لیکن ہم تا مجزوء بدعت کہیں گے، ہماری مرضی۔
 چاہے ہم مشرکین تک اور کفار کے حق میں نازل ہوئیں آیات کو مسلمانوں پر چسپاں کر دیں یا
 بتوں سے متعلق آیات کو انبیاء و اولیاء کے حق میں ثابت کریں، ہماری مرضی۔

[illegible]